السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر میں کوئی ایسا کام کرنا چاہوں جس میں مجھ سے داڑھی منڈوانے کا تقاضہ ہو تو پھر میں کیا کروں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث صحیح میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(-انما الطاعة فی المعروف) (صحیح البخاري 'اخبار الاحاد' باب ماجاء فی اجازة خبر الواحد_____الخ 'ح: ۷۲۸۵ و صحیح مسلم الامارة باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة_______الخ ح: ۱۸٤)

''اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے-''

نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

(لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق)) (شرح السنة للبغوي: ١-/٤٤ 'ح: ٢٤٥٥ والمعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/۱۷-' ح: ۳۸۱)

''خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔''

لہذا اللہ سے ڈرو اور اس شرط کو قبول نہ کرو۔ بحمد للہ رزق کے دروازے بہت ہیں جو بند نہیں ہیں بلکہ کھلے ہوئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ٢ ... سورة الطلاق

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے لیے (رنج و محن سے) مخلصی کی صورت پیدا کردے گا۔''

کسی بھی ایسے کام کو اختیار نہ کرو' جس میں اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی کی شرط عائد کی گئی ہو" خواہ اس کام کا تعلق فوج سے ہو یا کسی اور ادارے سے' لہذا اس طرح کے کام کو چھوڑ کر کوئی اور ایسا کام اختیار کرلو' جسے اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا ہو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون نہ کرو کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ   وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

''اور (دیکھو!) تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

ہم آپ کے لیے اور اپنے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق کی تمنا کرتے ہیں۔ تما حکمرانوں اور مسلمانوں ملکوں کے تمام اصحاب اقتدار پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور لوگوں کے لیے ایسے امور کو لازم قرار نہ دیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حرام قرار دیا ہے اور وہ اپنے تمام اوامر اور احکام میں اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پابندی کریں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلا وَرَبِّكَ لا يُؤمِنونَ حَتّىٰ يُحَكِّموكَ فيما شَجَرَ بَينَهُم ثُمَّ لا يَجِدوا فى أَنفُسِهِم حَرَجًا مِمّا قَضَيتَ وَيُسَلِّموا تَسليمًا ٦٥ ... سورة النساء

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں' بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں۔''

اور فرمایا:

أَفَحُكمَ الجـٰهِلِيَّةِ يَبغونَ   وَمَن أَحسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكمًا لِقَومٍ يوقِنونَ ٥٠ ... سورة المائدة

''کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں' ان کے لیے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے۔''

اورفرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَطيعُوا اللَّهَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم ۖ فَإِن تَنـٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا ۝٥٩ ... سورة النساء

اے مومنو!اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی 'اور اگر کسی بات میں تم اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے ''حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت واجب ہے اور لوگوں کے امور ومعاملات میں جو مشکل پیش آئے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دیا جائے 'جس چیز کا اللہ تعالیٰ کی کتاب کریم یا اس کے رسول ﷺ کی سنت مطہرہ میں حکم ہو تو اسے اخذ کرنا اور نافذ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ داڑھی کا ہو یا سود کا یہ لوگوں کے درمیان معاملات کے تصفیہ کا 'ان تمام امور میں مسلمان حکمرانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں اور واللہ!اسی میں ان کی عزت 'ان کی نجات اور دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی کا راز مضمر ہے اور جب تک یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت نہ بجالائیں اور اس کی شریعت کی اتباع نہ کریں 'کبھی بھی کامل عزت اور اللہ تعالیٰ کی مکمل خوش نودی حاصل نہیں کرسکتے۔ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں بھی اور انہیں بھی اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص343

محدث فتویٰ